

خدیجہ(ع) کی دولت اور علی (ع) کی تلوار

<?xml encoding="UTF-8?">

معروف ہے کہ اسلام علی (ع) کی تلوار اور خدیجہ(ع) کی دولت سے پھیلا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ کیا یہ کہ حضرت خدیجہ(ع) لوگوں کو مسلمان ہونے کیلئے رشوت دیتی تھیں؟ کیا تاریخ میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے؟

آپ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ رسول(ص) اللہ اسلام کیلئے لوگوں سے روابط استوار کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی کیلئے مالی مدد بھی فرماتے تھے۔ اس کی بہترین دلیل جنگ حنین میں مال غنیمت کی تقسیم ہے۔ (جس کا بعد میں تذکرہ ہوگا) اس کے علاوہ اسلامی قوانین کے اندر مؤلفۃ القلوب کے حصے سے کون بے خبر ہے؟۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ طرز عمل کا مطلب یہ نہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ لوگ قبول اسلام کیلئے رشوت لیتے تھے۔ بلکہ اسلام تو بس یہ چاہتا ہے کہ یہ لوگ اسلامی ماحول سے آشنا اور مربوط رہیں۔ نیز ہر قسم کے تعصب یا نفسیاتی، سیاسی اور معاشرتی رکاوٹوں سے بالاتر ہو کر اس کی طرف نگاہ کریں۔

بنابریں ان کو دیا جانے والا مال مذکورہ موبوم رکاوٹوں کو اکثر موقعوں پر ہٹانے اور انہیں اسلامی ماحول سے آشنا اور مربوط رکھنے، نیز اسلام کے اہداف و خصوصیات سے آشنا کرنے میں مدد دیتا تھا تاکہ نتیجتاً وہ اسلام کی حفاظت اور اس کے عظیم اہداف کے سامنے قلبی اور فکری طور پر سر تسلیم خم کریں۔

چنانچہ ان میں سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نے ان کو مال و دولت اور ہر قسم کی ان مراعات سے محروم کر دیا ہے، جن کو وہ فطری طور پر چاہتے تھے۔ بنابریں طبعی بات ہے کہ وہ پوشیدہ طور پر اپنے مفادات کے لئے مضر، اس گھٹن کی فضا سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن جب ان کی مالی اعانت کی جائے اور انہیں یہ سمجھایا جائے کہ اسلام مال و دولت کا دشمن نہیں، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے (قل من حرم زینۃ اللہ الیٰ اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق) یعنی اے رسول(ص) کہہ دیجئے، کس نے اللہ کی حلال کردہ زینتوں اور پاک روزیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ نتیجتاً وہ سمجھ جائیں گے کہ اسلام کا مقصد انسان کی انسانیت کو پروان چڑھانا، نیز مال، طاقت، حسن اور اقتدار وغیرہ کی بجائے انسانیت کو حقیقی معیار قرار دینا ہے اور اسی پیمانے پر نظام زندگی کو استوار کرنا ہے تاکہ انسان دنیا و آخرت دونوں میں منزل سعادت تک پہنچ سکے۔

حضرت خدیجہ کے اموال کے حوالے سے واضح ہے کہ یہ اموال لوگوں کو مسلمان بنانے کیلئے بطور رشوت نہیں دیئے جاتے تھے اور نہ ہی مؤلفۃ القلوب کیلئے تھے۔ حضرت خدیجہ(ع) کے مال سے تو بس ان مسلمانوں کیلئے قوت لایموت کا بندوبست ہوتا تھا جو اپنے دین اور عقیدے کی راہ میں عظیم ترین مصائب و مشکلات جھیل رہے تھے۔ اور جن کا مقابلہ کرنے کیلئے قریش ہر قسم کے غیر اخلاقی و غیر انسانی حربوں حتیٰ کہ انہیں فقر وفاقے پر مجبور کرنے کے حربے سے کام لے رہے تھے۔ یہ ہے وہ حقیقت جس کی بنا پر یہ مقولہ مشہور ہو گیا کہ اسلام حضرت خدیجہ(ع) کے مال اور حضرت علی(ع) کی تلوار سے کامیاب ہوا۔

یہ واضح ہے کہ بنی ہاشم کے بائیکاٹ کے دوران حضرت خدیجہ کی دولت صرف بھوکو کو زندہ رکھنے والے اناج اور برہنہ کو لباس فراہم کرنے میں خرچ ہوئی۔ دیگر امور میں ان اموال سے چندان، استفادہ نہیں ہوا کیونکہ وہ غالباً خرید و فروش سے معذور تھے۔

آخر میں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ مکہ میں اموال کی جس قدر بھی کثرت ہوتی لیکن پھر بھی اس کے وسائل

محدود تھے کیونکہ مکہ کوئی غیر معمولی یا بہت بڑا شہر نہ تھا۔ البتہ بستی یا گاؤں کے مقابلے میں بڑا تھا، اسی لئے قرآن نے اسے ام القرى (بستیوں کی ماں یعنی مرکزی بستی) کا نام دیا ہے۔ بنابرین اس قسم کے چھوٹے شہروں کے مالی وسائل بھی محدود ہی ہوتے ہیں۔

1۔ البدایة و النہایة ج 3 ص 84۔

2۔ شرح نہج البلاغہ معتزلی ج 13 ص 256۔

3۔ شرح نہج البلاغہ معتزلی ج 13 ص 256 و ج 14 ص 65 نیز الغدير ج 7 ص 357-358 از کتاب الحجۃ (ابن معد)، ابن کثیر نے اسے البدایة و النہایة ج 3 ص 84 میں نام کا ذکر کئے بغیر نقل کیا ہے نیز تیسیر المطالب ص 49۔